بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک امام صاحب کے بعض افکار واعمال کا حکم

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت! ہماری مسجد کے امام صاحب مماتیت سے بہت متاثر ہیں۔ موصوف سنت کے بعد نوافل پڑھنے سے بہت منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دو دو رکعت نفل نماز معین تعداد میں ثابت نہیں ہے۔ نیز دعا بعد از نماز کی بھی تردید کرتے ہیں۔ اس بارے میں رہنمائی فرمائیں۔ شکریہ

سائل: عنایت الرحمٰن، اسلام آباد

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[1]: ان امام صاحب سے ان کے عقیدہ کی وضاحت پوچھی جائے۔ اگر وہ اکابرین اھل السنۃ والجماعۃ علمائے دیوبند کے عقیدہ پر کاربند ہوں تو ان کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے اور اگر وہ اس عقیدے سے منحرف ہوں یا اسے غلط قرار دیتے ہوں تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ایسے شخص کو امامت سے برطرف کرکے صحیح العقیدہ امام کا تقرر کیا جائے۔

واضح رہے کہ اھل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے اجساد عنصریہ وفات کے بعد اپنی زمینی قبور مبارکہ میں روح کے تعلق کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور مبارکہ میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ قبر پر آکر کوئی درود وسلام پڑھے تو خود سماعت فرماتے ہیں۔ دور سے پڑھا جائے تو فرشتوں کے ذریعے ان کی خدمت میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

اگر ان امام صاحب کا عقیدہ اکابرین علمائے دیوبند والا ہو تو ان سے پوچھا جائے کہ مماتیت سے متاثر ہونے کی وجہ کیا ہے؟ تاکہ اس کا بھی ازالہ کیا جا سکے۔

[2]: نفل نمازوں کی حتمی تعداد اگرچہ متعین نہیں ہے لیکن نوافل پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ضرور ہے۔ اس لیے ان امام صاحب کا علی الاطلاق نوافل کی نفی کرنا اور ان کی ادائیگی سے منع کرنا یقیناً غلط فعل ہے۔ اس سے انہیں اجتناب کرنا چاہیے۔

نوٹ: بعض فرائض وسنن کے بعد نوافل کا ثبوت بندہ کی کتاب "نماز اھل السنۃ والجماعۃ" میں

موجود ہے۔ اسے ملاحظہ کر لیا جائے۔

[3]: نماز کے بعد دعا کرنا بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اس پر بندہ کا ایک مدلل کلپ موجود ہے۔ اس کا لنک ارسال کیا جا رہا ہے۔

https://www.youtube.com/watch?v=ftOhrLjmPro

اسے ملاحظہ فرمائیں اور ان امام صاحب کو بھی سنائیں تا کہ ان کو جو اشکال ہو وہ دور ہو سکے۔

واللہ اعلم بالصواب

24-اپریل2021ء